© rasailojaraid.com

ہمت کریں گلشن اسلام سے دوئی کا یہ کانٹا نکال دیں۔ ہمارے ان کے درمیان، حبِ نبیؐ، حبِ علیؓ، حبِ فاطمہؓ، حبِ حسنینؓ کریمین مشترک ہے۔ وہ ہمارے کسی قول یا فعل کی نشاندہی کریں جس سے ان کی آزاری ہوتی ہو۔ ہم توبہ کرنے کو تیار ہیں۔ ہم انہیں بتاتے ہیں کہ اصحابؓ ثلاثہ اور ازواجؓ نبی پر جلی و خفی طور پر سب وشتم نہ کیا کریں۔ اس سے ہماری دل آزاری ہوتی ہے۔ اصحابؓ و ازواجؓ نبی سے جب اللہ راضی ہوگیا تو وہ ان سے کیوں خفا رہتے ہیں، ہم اتحاد بین المسلمین کے علمبردار ہیں مگر یہ نعرہ کھوکھلا ہی چلا آرہا ہے۔ یہ اپنی آواز میں حقیقت کا رنگ بھرنے کیلئے شیعہ سے فراخدلی کا طالب ہے۔ وہ دل بڑا کریں۔ وحدت امت کا ادھورا خواب شرمندۂ تعبیر کرنے کیلئے اپنا کردار ادا کریں۔ یہ چھوٹی سی قربانی دے دیں۔ ہم بازو پھیلائے، امہ میں ان کی واپسی کے منتظر ہیں۔ اللہ ایک، نبی ایک، قرآن ایک، کعبہ ایک ہے تو شیعہ اور سنی ایک کیوں نہیں ہوسکتے۔ جس دن وہ ایک ہوجائیں گے قبلہ اول یہود اور کشمیر ہنود کے پنجۂ استبداد سے آزاد ہوجائیں گے اور ان کی جگہ سبائی سازش اپنی مرگ ناگہاں پر ماتم کیا کرے گی۔

قاتل لیگ، مقتول پی پی پی کے سیاسی حبالہ عقد میں

زرداری صاحب مشرف کی ق لیگ کو پی پی پی کی قاتل کہتے تھے۔ افسانہ ہے یا حقیقت، یہ زرداری صاحب کو معلوم ہو کہ چوہدری ظہور الٰہی نے اول اس قلم کو بوسہ دیا اور پھر تحفہ میں مانگ لیا جس کی جنبش سے صدر ضیاالحق نے مسٹر بھٹو کے چچا کی درخواست مسترد کی تھی جو انہوں نے مسٹر بھٹو کی جان بخشی کیلئے دائر کی تھی۔ دوسری جانب مسٹر پرویز الٰہی پی پی پی کو قاتل پاکستان قرار دیتے تھے کہ مسٹر بھٹو نے پاکستان توڑنے میں کلیدی کردار ادا کیا تھا۔ یوں، قاتل و مقتول ایک دوسرے کے منہ لگنے کو تیار نہ تھے کہ عزیزم مونس الٰہی سلمہٗ اللہ پکڑے گئے۔ رہائی کی کوئی صورت نہ تھی کیونکہ ظفر قریشی پیچھے ہٹنے کو تیار نہ تھے اور پھر آناً فاناً قاتل و مقتول نے سیاسی متعہ کرلیا۔ ایں چہ بوالعجبیست؟ ہمارے خیال میں اس کارِ خیر میں ایجاب و قبول مسٹر بابر اعوان نے کرایا ہوگا کیونکہ پیغام رشتہ لے کر وہی چوہدریوں کے پاس جاتے رہے اور نکاح متعہ کے چھوہارے انہوں نے کھائے ہوں گے۔ سیاسی ہیجڑے چوہدریوں کو بدھائیاں دے رہے اور چوہدری اپنے طرز سیاست پر جھوم رہے ہیں۔ آخر خدمت عوام بھی تو کوئی چیز ہے۔ اسی جذبہ کا جوش تھا جو چوہدریوں کو اقتدار کے ایوانوں میں لے گیا کہ خدمت عوام میں جو کسر مشرف کے دور میں رہ گئی تھی، وہ پوری کرلیں۔ لوگ کہتے ہیں ان کی جگ ہنسائی ہوتی ہے پر ہم کہتے ہیں کہ مونس الٰہی کی رہائی کی قیمت پر یہ جگ ہنسائی کچھ بھی نہیں ہے۔ قاتل لیگ، قاتل ہوکر، مقتول پی پی پی سے دیت بھی لی گئی۔ کوچۂ سیاست کی جگ ہنسائی اور رسوائی تو معمول کی کاروائی ہے۔ مشرف کی آمریت کی بگھی کھینچنے اور اسے دس باروردی میں صدر چننے کے دعویٰ سے چوہدریوں کے چہرے گلِ نو دیدہ کی طرح کھلے ہی رہے۔ یہاں کون کسی کو پوچھتا ہے۔ وہ یزمان کی سیٹ جیت گئے۔ واقعی عوام کا حافظہ کمزور ہوتا ہے مگر تاریخ زندہ رہتی ہے۔

رئیس الجامعہ حافظ عبدالحمید عامر اور مدیر الجامعہ حافظ احمد حقیق فریضہ حج ادا کرکے واپس جہلم پہنچ گئے

امسال حج سے چند روز قبل سعودی حکومت کی طرف سے خادم الحرمین الشریفین شاہ عبداللہ بن عبدالعزیز کے خصوصی مہمان کی حیثیت سے انہیں حج کی دعوت ملی۔ پروگرام کے مطابق مورخہ 29 اکتوبر بروز ہفتہ اسلام آباد ایئرپورٹ پہنچے۔ جہاں پر پاکستان بھر سے آئے ہوئے مہمانان گرامی بھی پہنچے ہوئے تھے۔ جنہیں سعودی سفیر الاستاذ عبدالعزیز ابراہیم الغدیر نے اپنے دیگر سفارتی عملہ کے ہمراہ اس وفد کو الوداع کیا۔ مناسک حج کی ادائیگی کے بعد 12 نومبر بروز ہفتہ کو جہلم واپس پہنچ گئے۔

© rasailojaraid.com